بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

سفرنامہ بغداد..........زیارتِ عتباتِ مقدسہ

حضرتِ شیخ کے مزار شریف پر حاضری کے بعد اس خیال سے کہ کوئی اچھا ہوٹل تلاش کرلوں اور رات والے ہوٹل سے منتقل ہو جاؤں مسجد گیلانی سے باہر نکلا اور نیاز علی صاحب کی بتائی ہوئی سمت میں ہوٹل کی تلاش میں چل دیا۔ محلہ باب الشیخ میں چلتے چلتے شارع عمر تک پہنچا دو تین ہوٹل دیکھے مگر کسی کے پاس سنگل کمرہ نہ تھا۔ ہوٹل تلاش کرتے کرتے شارع جمہوریہ تک پیدل پیدل جا پہنچا کئی ہوٹل دیکھے مگر کچھ مجھے پسند نہ تھے اور کچھ کے دام مہنگے تھے جبکہ بعض کے پاس سنگل روم نہ تھا۔ جب ہوٹل ملنے میں مایوسی ہونے لگی تو ارادہ بدل کر بذریعہ بس حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف واقع جامع ابوحنیفہ "اعظمیہ" میں حاضری دی۔ واضح رہے کہ حضرت امام اعظم کا مزار بغداد شریف کے جس ایریا میں واقع ہے اسے اعظمیہ کہا جاتا ہے۔ مزار مبارک جامع ابوحنیفہ کے بائیں کونے میں قبلہ رخ والی دیوار کے نیچے ایک کمرہ میں ہے جس پر گنبد بنا ہوا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ مشہور فقیہ اور مذہب حنفی کے بانی ہیں ان کے بارے میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب میں تحریر فرمایا ہے:

لکھتے ہیں کہ:.........میں (علی بن عثمان الجلابی) ایک دفعہ شام میں مؤذن رسول اللہ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مزار پر سورہا تھا، خواب میں دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں ہوں اور آنحضور ﷺ ایک بزرگ کو بچوں کی طرح شفقت سے اپنی بغل میں لئے باب بنی شیبہ سے اندر تشریف لا رہے ہیں، میں دوڑا اور آنحضور ﷺ کے ہاتھ پاؤں چومے، حیران تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں اور یہ کیا صورت ہے؟ آپ نور باطن سے میرے دل کی کیفیت پر مطلع ہوگئے اور فرمایا تیرا امام ہے اور تیرے ہی علاقہ کا رہنے والا ہے مجھے اپنے علاقے کے اعزاز پر بڑی خوشی ہوئی اور خواب سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ آپ ان لوگوں میں سے تھے جو اپنی طبیعت کے اوصاف سے فانی اور احکام شرع کے اعتبار سے باقی اور قائم ہوتے ہیں .... (یہ حضرت امام ابوحنیفہ تھے .....کشف المحجوب)

☆ التاسیس خیر من التاکید ☆ تاسیس تاکید کی نسبت بہتر ہوتی ہے ☆

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے احاطے میں داخل ہوتے ہی یہ احساس ہونے لگا کہ میں اپنے اس مقتدا وپیشوا کی خدمت میں حاضر ہونے جا رہا ہوں جن کا میں **ابًا عن جدٍّ** فقہ میں پیروکار ہوں......

.......زیارت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے فارغ ہو کر دوبارہ ہوٹل ڈھونڈنے نکلا مگر تھک ہار کر واپس اسی ہوٹل میں آرہا جہاں رات کو سامان رکھا تھا اور رات بسر کی تھی۔قریبی مطعم سے دوپہر کا کھانا کھایا اور ہوٹل میں آ کر قیلولہ کے لئے لیٹ گیا۔تین بجے اٹھ کر ظہر کی نماز پڑھی اور پھر بازار کو نکلا تا کہ شارع سعدون پر کوئی ہوٹل تلاش کرسکوں نیز خط لکھنے کے لیے لفافے وغیرہ خرید سکوں عصر کی نماز شارع سعدون پر ایک چھوٹی سی مسجد میں ادا کی ۔اور مغرب کی نماز پھر واپس سیدنا غوث اعظم کے دربار میں پڑھا ۔مغرب کے وقت وہاں کے ایک خادم اور بواب نقیب فقیر محمد صاحب (پٹھان) سے ملاقات ہوگئی۔یہ علاقہ باجوڑ کے رہنے والے ہیں،(باجوڑ کا نام سنتے ہی یہاں ہمیں اپنے دوست جناب مولانا عبدالجبار نیازی صاحب یاد آئے اور ہم نے ان باجوڑی ثم بغداد بزرگ سے ان کا تذکرہ کیا،) باجوڑ کے یہ بزرگ سفید ریش سرخ وسفید نورانی چہرہ۔عرصہ تیس سال سے حضرت کے روضے پر خادم ہیں اس وقت ان کی عمر میرے اندازے کے مطابق ۷۰ سال سے کم نہ ہوگی (واللہ اعلم)۔عشاء کی نماز بھی ادھر ہی ادا کی اور آٹھ بجے تک روضہ شریف کے سامنے بیٹھا رہا۔حضرت غوث الثقلین کا روضہ مبارک بہت ہی خوبصورت ہے مسجد وگنبد کے اندر سب سنگ مرمر لگا ہوا ہے گنبد کا رنگ باہر سے خوبصورت نقاشی سے نیلگوں بلکہ گہرا نیلا معلوم ہوتا ہے اندر سے گنبد میں شیشہ لگایا گیا ہے۔مرقد انور ایک جالی کے اندر ہے جالی کا اوپری حصہ سونے کا بنا ہوا ہے جبکہ جالی کا بیچ جسے اصل جالی کہنا چاہیے چاندی سے مزین ہے بلکہ جالی خالص چاندی کی بنی ہوئی ہے۔آپ کی قبر مبارک اس جالی کے اندر ایک مزید لکڑی کی جالی کے اندر ہے لکڑی کی جالی پر چادر چڑھی ہوئی ہے۔آپ کا روضہ مبارک مسجد کے بائیں حصے میں ہے یعنی اگر قبلہ رخ مسجد میں کھڑے ہوں تو آپ کا روضہ مبارک محراب کے بائیں طرف ایک کمرہ میں ہے۔جس پر گنبد بنا ہوا ہے۔مسجد کا گنبد سفید رنگ کا الگ ہے مسجد کے احاطہ میں ایک جنگلہ لگا کر ایک کافی کھلی جگہ کو بند کیا گیا ہے۔جس کے بارے میں معلوم نہیں کرسکا کہ یہ جنگلہ جو کافی کھلی چوڑی ہے اس کے گرداگرد لوہے کی سلاخوں والا جنگلہ کیوں لگایا گیا ہے بعد میں معلوم ہوا ہے کہ یہ گرمی کے موسم میں مغرب عشاء اور فجر کی نماز

پڑھنے کے لیے مختص ہے۔مسجد کے احاطہ میں دو مینار ہیں ایک تو شمالی مین دروازہ کے پاس ہے اور دوسرا احاطہ کے اندر۔مسجد کی تعمیر ترکی کے بادشاہ عبدالحمید کے زمانے کی اور اس کی کروائی ہوئی ہے ۔سلطان عبدالحمید کا نام بھی مسجد کی دیوار پر نقش ہے۔

دوسرے روز علی الصبح اس مزار مبارک کی زیارت کو گیا جسے یہاں عوام الناس میں امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار کہا جاتا ہے۔یہ مزار مقبرہ غزالی میں ہے جو کہ حضرت کے مزار مبارک سے جنوب مشرق میں واقع ہے علامت یہ ہے کہ حضرت غوث پاک کے دربار سے باہر مین روڈ پر نکلیں تو مشرق کی جانب دائیں طرف سڑک کے کنارے بڑے بڑے اونچے کھجوروں کے درخت نظر آتے ہیں۔یہ قبرستان (مقبرہ غزالی) انہی کھجوروں کے درختوں میں ہے اور روضہ اس قبرستان کے شمال مشرقی کونے میں ہے۔پہچان یہ کہ اس قبرستان میں اور کوئی گنبد نہیں۔قبہ الغزالی پیران پیر کے گنبد سے چھوٹا ہے اور گنبد میں صرف انہی کی قبر مبارک ہے۔جبکہ گنبد سے باہر ایک قبر دروازے کے دائیں طرف اور دوسری گنبد کے پیچھے ہے۔دروازے کے پاس والی قبر پر جو کتبہ لگا ہوا ہے اس کے مطابق صاحب مزار امام غزالی کے کوئی رشتہ دار ہیں جو یہاں مدفون ہیں۔ایک تحقیق کے مطابق یہ مزار جسے لوگ امام محمد الغزالی کا مزار کہتے ہیں دراصل ان کے بھائی امام احمد غزالی کا ہے۔

یہاں سلام وفاتحہ کے بعد حضرت جنید البغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کی حاضری کو روانہ ہوا۔حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف بغداد شریف کے ریلوے اسٹیشن سے ملحق قبرستان میں ہے بغداد شریف میں ہر ٹیکسی چلانے والا جانتا ہے ویسے بھی اکثر عراقی اولیاء اللہ سے عقیدت رکھنے والے ہیں کسی سے بھی دریافت کیا جائے تو وہ بتا دیتا ہے کہ وہاں پہنچنے کا طریقہ کیا ہے۔ٹیکسی والے نے حضرت جنید بغدادی کے مقبرہ کے قریب ہی اتارا۔اندر پہنچا تو کوئی شخص نظر نہ آتا تھا جس سے دریافت کروں کہ حضرت جنید کا روضہ کونسا ہے تھوڑی دیر میں ایک عربی نوجوان قبروں میں سے برآمد ہوا تو اس نے رہنمائی کی اور نہ صرف روضہ شریف کا پتہ بتایا بلکہ روضہ شریف کے مقفل دروازہ کی چابی اسی کے پاس تھی اور اس نے دروازہ بھی کھولا۔مسجد سے ملحق روضہ مبارک گنبد کے اندر دو مرقد ہیں ایک حضرت سری سقطی کی اور دوسری حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کی۔ **حضرت سری سقطی حضرت جنید کے ماموں ہیں۔** دونوں مزار جالی کے اندر ہیں یہاں عراق میں اکثر وبیشتر مزارات جالی کے اندر جنگلہ میں ہیں اور اس جنگلہ کے اوپر چادر چڑھی ہوتی ہے جس سے معلوم

ہوتا ہے کہ شاید قبر زیادہ چوڑی ہے حالانکہ یہ جالی کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ویسے یہاں چوڑی قبریں بنانے کا رواج بھی ہے حضرت جنید وسری سقطی کے مزارات پر فاتحہ کے بعد اسی قبرستان میں حضرت جنید کے مزار کے شمال کی طرف واقع ایک مزار پر انوار نبی یوشع علیہ السلام پر حاضری دی یہ مزار بھی ایک گنبد میں ہے اور گنبد سفید ہے اندر سے گنبد کی تعمیر ومرمت ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ گنبد کافی پرانا ہو چکا ہے اور خصوصا اندر کے حصہ میں دیواروں سے مٹی وغیرہ اتر رہی ہے۔نبی یوشع علیہ السلام کون تھے کب آئے؟ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ......... آپ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں نسب نامہ البدایہ والنہایۃ کے مطابق یوں ہے: یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام......

میری زندگی میں یہ دوسرے نبی ہیں جن کی مرقد انور پر میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اللہ رب العزت نے سب سے پہلے اپنے سب سے آخری نبی ورسول اور میرے آقا ومولی سید الانبیاء والمرسلین حضور خاتم النبین علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ۱۹۸۰ میں عطا کیا۔جس روز پہلی بار یہ حاضری نصیب ہوئی اس روز اس قول مبین کی معنویت کا احساس ہوا،اور ہم نے نہ جانے کتنی بار اسے لطف لے لے کر پڑھا...... **وبشر المؤمنین بان لهم من الله فضلا كبيرا**..............

قرآن کریم میں بعض انبیاء کرام کے اسماء مبارکہ صراحتاً بیان ہوئے ہیں اور بعض کے اشارتاً،بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ جو سورۃ الکہف میں ہے...... **قال لفتاه آتنا غدائنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا**........ اس آیت میں جس فتی یعنی نوجوان خادم کا ذکر ہے اس فتی سے مراد حضرت یوشع ہی ہیں......... (ابن کثیر) تورات میں ان کی نبوت کا ذکر صراحتاً آیا ہے۔تاریخی آثار کے مطابق حضرت یوشع علیہ السلام فاتح بیت المقدس ہیں......اور وہ نبی جنہوں نے بحکم الہی اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ جھک کر بیت المقدس کے دروازے میں داخل ہوں وہ حضرت یوشع ہی تھے مگر قوم کے لوگ جھک کر شہر میں داخل ہونے کی بجائے بیٹھ کر اور پاؤں پھیلا پھیلا کر داخل ہوئے۔تو ان کے لئے وعید نازل ہوئی۔

حضرت نبی یوشع علیہ السلام کے مزار شریف کے پاس ہی ایک چار دیواری میں حضرت بہلول دانا کا مزار مبارک ہے،وہاں حاضری دی حضرت بہلول دانا کے پائنتی کی طرف بابا گورونانک کی بیٹھک

تکیہ گاہ ہے سنا ہے کہ بابا گرونانک جنہیں سکھ اپنا پیشوا (پیغمبر) مانتے ہیں یہاں آئے تھے اور یہاں انہوں نے عبادت کی تھی۔ حضرت بہلول دانا کے دربار کے قریب ہی حضرت ابراھیم خواص رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے جو الگ گنبد میں ہے اور حضرت بہلول کے احاطہ سے باہر تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری کے مطابق حضرت ابراھیم خواص رحمتہ اللہ علیہ بغداد ہی کے رہنے والے بزرگ تھے۔ ہمیشہ جذب وصحو اور سکر کی کیفیت میں رہتے حضرت جنید بغدادی اور شیخ ابوالحسن نوری کے معاصرین واحباب میں سے تھے۔ حضرت شیخ ممشاد دینوری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بار میں نے انہیں اس حال میں دیکھا کہ برف باری وطوفان کے موسم میں بیچ برف کے بیٹھے ہیں اور پسینہ سے شرابور ہیں۔ جو برف سر پر گرتی ~~ہے وہ~~ ٹھہرتی نہیں گرمی سے پگھل کر فورا پانی ہوجاتی ہے۔ آپ کی بے شمار کرامات ہیں۔ ۲۹۱ھ میں انتقال ہوا۔ نفحات الانس میں جامی رحمتہ اللہ علیہ نے ان کی بڑی تعریف لکھی ہے۔ آپ کی وفات پر کسی نے کیا خوب قطعہ کہا ہے

چو رحلت کرد ابراھیم ثانی بقرب ایزدی از دار دنیا
عیاں شد سال وصلش قطب مسعود وگرہم سالک مسکین بفرما

حضرت بہلول دانا وہ معروف مجذوب درویش ہیں جنہوں نے زبیدہ خاتون کو مٹی کا گھروندا خرید نے کے عوض جنت دلوائی تھی۔ میں نے بھی ان کی مرقد پر حاضر ہوکر یہی عرض کیا........ بہلول جنت لینے آیا ہوں .... اپنے رب سے میری سفارش کیجو .... یہاں سے فارغ ہوکر باہر نکلا اور حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کا پتہ پوچھا۔ حضرت معروف کرخی کا مزار محلّہ کرخ میں ہے میں یہاں سے پیدل پیدل ریلوے لائنوں کے اندر سے گزرتا ہوا اور پوچھتا پچھاتا ہوا چل دیا یہ اس قبرستان میں ہے جس میں کہ حضرت جنید بغدادی کا روضہ لیکن حضرت جنید بغدادی اس قبرستان کے شمالی کونے پر ہیں اور معروف کرخی جنوبی کونے پر۔ حضرت معروف کے روضے پہ جانے کا وہ راستہ دشوار گزار ہے جو میں نے اختیار کیا اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بغداد شہر سے کہیں سے بھی ٹیکسی پر پہلے حضرت معروف کرخی کے ہاں جایا جائے اور پھر باہر نکلیں تو حضرت جنید بغدادی کے لیے دوسری ٹیکسی لے لی جائے۔ بہر کیف حضرت معروف کرخی کے دربار میں جانے سے پیشتر زبیدہ خاتون کے مزار پر جاتا ہوا زبیدہ خاتون کا مزار ایک مینار نما جالی دار گنبدی عمارت کے اندر ہے اور یہ مینار شاہی کرّوفر وشوکت کی یاد دلاتا ہے۔ زبیدہ خاتون ھارون رشید خلیفہ کی اہلیہ تھیں ان کا

معروف کارنامہ دجلہ سے مکہ معظمہ تک نہر کی تعمیر ہے۔جس سے آج بھی حاجی لوگ سیراب ہوتے ہیں میں نے زبیدہ کی نہر زبیدہ کا پانی مکہ معظمہ میں منیٰ کو جاتے ہوئے راستے میں پیا تھا۔یہ غالبا ۱۹۸۲ کی بات ہے۔زبیدہ خاتون کے مزار کے بعد حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچا یہ ایک گنبد میں ہے مگر اس وقت گنبد کا دروازہ مقفل تھا اندر نہیں جاسکا باہر ہی سے سلام عرض کیا اور فاتحہ پڑھی اس قبرستان میں ایک عراقی سے ملاقات ہوگئی بہت ہی عقیدت مند شخص تھا اس نے اسی قبرستان میں واقع اور مزارات کی بھی نشاندہی کی۔عراقیوں کے اخلاق بڑے ہی بلند ہیں۔ فارغ ہوکر ٹیکسی پکڑی اور ہوٹل میں آیا۔ہوٹل کے قریب ہی واقع ایک مطعم میں کھانا کھایا اور پھر ہوٹل میں آکر اپنے کمرے میں ستانے کو لیٹ گیا اس وقت چل چل کر کافی تھک گیا ہوں۔ظہر کی نماز ہوٹل ہی میں پڑھی اور پھر باب الشرجی (باب الشرقی) سے منی بس (ویگن) میں سوار ہوکر کاظمیہ گیا۔

کاظمیہ دریائے دجلہ کے دوسرے کنارے پر ہے یعنی مغربی کنارے پر۔کاظمیہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم امام محمد تقی حضرت السید المرتضی علم الھدی حضرت سید خواجہ نصیرالدین طوسی سید شریف رضی سید شیخ المفید محمد بن النعمان شیخ ابی القاسم جعفر بن قولویہ اور سادہ آل الصدر کے مزارات کے علاوہ امام اعظم کے شاگرد حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہکے مزارات ہیں۔حضرت امام موسیٰ کاظم و حضرت امام محمد تقی کے مزارات سنہری دوگنبد والی عالیشان عمارت کے اندر ہیں بہت ہی خوبصورت منظر ہے۔

انہی گنبدوں والی عمارت جسے لوگ ,,حرم کہتے ہیں اسی میں امام موسیٰ کاظم و امام تقی کے سرھانے کی طرف نصیرالدین الطوسی اور پائینتی کی طرف شیخ عبدالمفید کے مزارات ہیں۔حرم سے باہر بڑا احاطہ وصحن ہے جو اونچی چاردیواری پر مشتمل ہے اور اس کے ابواب ہیں۔اس بڑی چاردیواری کے باہر باب المراد کے ساتھ ہی ایک مسجد ہے اور اس مسجد میں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ مبارک ہے۔اس مسجد میں عصر کی نماز ادا کی اور امام صاحب کے روضے پر حاضری دی۔یہاں بہت سکون ملا اور جی چاہتا تھا کہ بس بیٹھا ہی رہوں۔مسجد میں دو مصری اشخاص سے ملاقات ہوئی اور کافی دیر ان سے مختلف امور پر بات چیت ہوتی رہی۔اللہ کا فضل ہے کہ عربی بول لیتا ہوں اس لیے کسی بھی عرب سے بات کرتے ہوئے تکلف نہیں محسوس ہوتا۔حضرت امام ابو یوسف کے مزار پر حاضری

دینے کے بعد باہر آیا تو قریب ہی بر لبِ سڑک ایک اور گنبد ہے جس میں حضرت سید مرتضی علم الھدی کا روضہ ہے۔ وھاں فاتحہ خوانی کی اور اس سے ذرا ہٹ کر شمال کی طرف بازار کے کونے پر ایک اور گنبد نظر پڑتا ہے یہ حضرت شیخ سید شریف الرضی کا روضہ ہے سید شریف الرضی بغداد کے بڑے عالم فقیہ مفتی اور عامل بزرگ تھے یہاں فاتحہ پڑھی اور پھر اعظمیہ جانے والی ویگن پر سوار ہو کر جامع ابی حنیفہ جامع الامام الاعظم کے سامنے آ کر اترا۔ امام صاحب کے روضہ مبارک کے ساتھ ہی قبرستان ہے اس قبرستان میں ایک بزرگ شیخ ابوبکر شبلی کا مزار ہے وھاں حاضری دی اور پھر امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی مسجد میں آ کر نماز مغرب ادا کی اور امام صاحب کے روضے پر حاضری دی۔ نماز کے بعد امام صاحب کی مسجد کے بالکل مین روڈ کے دوسری طرف واقع ایک گلی میں ایک مزار پر حاضری دی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری چشتی کے والد حضرت حسن نوری کا مزار ہے۔ (واللہ اعلم) ادھر سے فارغ ہو کر واپس حضور غوث زمانہ پیران پیر کی بارگاہ میں حاضری دی۔ عشاء کی نماز ادا کی اس وقت عشاء کی نماز میں عراق کے نائب صدر عزت ابراھیم بھی موجود تھے۔ نماز کے بعد آٹھ بجے تک دربار شریف میں بیٹھا وہیں پر دو پاکستانی نوجوان ملے محمد جاوید اور مختار فرید اللہ یہ دونوں بغداد شریف سے کچھ دور ... کے قریب ایک عراقی ایگریکلچرل کمپنی میں ملازم ہیں ان کے پاس اپنی گاڑی (جیپ) تھی۔ اور یہ لوگ یہاں سے نکلے تو مجھ سے کہا کہ آیئے ہم آپ کو آپ کے ہوٹل کے پاس چھوڑ دیتے ہیں میں نے ان کی پیش کش بخوشی قبول کر لی۔ گاڑی میں بیٹھے تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ بغداد شریف کے ایک محلہ میں ایک محفل ذکر میں شرکت کرنے جا رہے تھے چنانچہ میں بھی ہوٹل جانے کی بجائے ان کے ساتھ ہو لیا۔ بغداد شریف کا (موصل روڈ پر) ایک محلہ یرموک ہے وھاں قادری سلسلہ کے بزرگوں کی ایک تکیہ گاہ ہے یہ لوگ سلسلہ کسترانیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔.............. (جاری ہے)

کسے خبر کہ ھزاروں مقام رکھتا ھے

وہ فقر جس میں ھے بے پردہ روح قرآنی

خودی کو جب نظر آتی ھے قاھری اپنی

یھی مقام ھے کھتے ھیں جس کو سلطانی

☆ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ☆